WWW.KATIBEWAHI.TK

اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو نیکی کی طرف بلاتے اور اچھے کام کرنے کا
حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے یہی لوگ نجات پانے والے ہیں

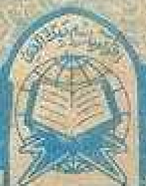


ماہِ رجب کے کونڈے

www.katibewahi.com

حضرت مولانا حکیم انیس احمد صدیقی صاحب
اے جے خان صاحب

صدیقی ٹرسٹ
نسیم پلازا نشتر روڈ
نزد لسبیلہ چوک
کراچی ۵



WWW.KATIBEWAHI.TK



بسم اللہ الرحمن الرحیم

سید السادات
حضرت جعفر صادق علیہ الرحمۃ والرضوان

کے نام نہاد کونڈوں کی حقیقت اور شرعی حکم

www.katibewahi.com

از

حضرت مولانا حکیم انیس احمد صدیقی حنفی مجددی ولی اللٰہی

صدیقی ٹرسٹ ۔ نسیم پلازا ۔ نشتر روڈ ۔ کراچی

بطور صدقہ جاریہ ہدیہ پچاس پیسے

اشاعت سوم ۱ لاکھ ہزار

WWW.KATIBEWAHI.TK

[illegible]

سید السادات حضرت امام جعفر صادق علیہ الرحمۃ والرضوان کے کونڈوں کی رسم قطعی طور پر بدعتِ سیّئہ ہے۔ اس رسم کی ایجاد اور تشہیر کا سہرا ایسے لوگوں کے سر ہے جو اسلام کی اصل صورت کو مسخ کرنا چاہتے ہیں۔

اس قسم کی تمام بدعات قرآن و حدیث (کتاب وسنّت) کے صاف اور صریح احکام کے قطعی خلاف ہے۔ کونڈوں کی کتاب خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم سمجھ کر عورتوں میں پھیلائی جاتی ہے وہ قطعی طور پر جھوٹی اور افترا پر مبنی ہے۔ حضرت جعفر صادقؒ پر بہتان ہے تمام علماء اہل سنت والجماعت، مکتبِ فکر دیوبند اور مسلک علماء بریلی اس پر متفق ہیں کہ کونڈوں کا رواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مبارک دور میں ہرگز نہ تھا۔ حدیث شریف میں ہے کہ دین میں ہر نئی پیدا کی ہوئی چیز بدعت ہے اور بدعت گمراہی ہے اور گمراہی کا انجام جہنم کی آگ ہے۔ بزرگوں یا عزیزوں کو ایصالِ ثواب کرنا علیحدہ چیز ہے اس کے جائز و مستحب ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔

انیس احمد صدیقی
مجلس اشاعتِ اسلام
صدیقی ٹرسٹ کوٹ لکھپت۔ لاہور

www.katibewahi.com

WWW.KATIBEWAHI.TK



سیّد السادات

حضرت جعفر صادق علیہ الرحمۃ والرضوان کے کونڈوں کے متعلق شرعی حکم

---

www.katibewahi.com

سوال : حضرت سیّد السادات جعفر صادق علیہ الرحمۃ والرضوان کے کونڈے جو آجکل عوام میں مروج ہیں ان کی شرعی کیا حیثیت ہے (حافظ حامد محمود صدیقی)

جواب : حضرت سیّد السادات جعفر صادق علیہ الرحمۃ والرضوان خانوادۂ نبوت کے چشم و چراغ ہیں۔ اکابرینِ اسلام میں آپ کا بلند مقام ہے۔

ولادت : ۸ رمضان سنہ ۸۰ھ

وصال : شوال ۱۴۸ھ (کما فی البدایۃ والنہایۃ)

تمام مسلمان صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور اہل بیت اطہار رضوان اللہ علیہم سے خلوصِ دل کے ساتھ محبت اور عقیدت رکھتے ہیں اور ان کی محبت و پیروی کو دنیا و آخرت میں نجات کا باعث سمجھتے ہیں۔ اس مسئلہ میں تحقیق یہ ہے کہ ۲۲ رجب باتفاقِ مورخین نہ موصوف کا یوم ولادت ہے، نہ یوم وصال۔ ماہِ رجب المرجب حقیقت میں معراجِ نبوی علیٰ صاحبہا الف صلوٰۃ وسلام کا مہینہ ہے

WWW.KATIBEWAHI.TK

امام الانبیاء کی نعت اور ان کا ہدیہ ہے اس کی اس نسبت کو ختم کرنے اور بدعت یعنی کونڈوں کے ساتھ منسوب کرنے کی ایک ناپاک سازش ہے۔ اگر حضرت موصوف سے ایسی ہی عقیدت و محبت ہے تو کھانا پکا کر مساکین اور مستحقین کو کھلایا جائے قرآن شریف پڑھ کر ایصالِ ثواب کر دیا جائے لیکن کونڈوں کو خاص انداز و شرائط کے ساتھ بھرنا اور کھانا کھلانا قطعی طور پر اسلام میں ایک نئی چیز پیدا کرنا یا شامل کرنا ہے۔ دین میں کسی چیز کا کم و بیش کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا منصب ہے جو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کرتے ہیں۔

قصۂ عجیبہ یا کونڈوں کی کتاب میں جو واقعہ تحریر کیا گیا ہے یہ قطعی طور پر جھوٹا، بے بنیاد اور بے اصل ہے۔ اسی طرح حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کی طرف سے یہ وعدہ ۲۲ رجب کو کونڈے کرو اور میرے توسل سے مراد طلب کرو، مراد پوری نہ ہو تو قیامت میں تمہارا ہاتھ اور میرا دامن ہوگا۔

بلا شک وشبہ آپ پر بہتان اور تہمت ہے۔ مسلمانوں کے پاس اللہ کی کتاب قرآن مجید جس میں کوئی تغیر یا تبدیلی یا تحریف نہیں ہے موجود ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت قائمہ بھی محفوظ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امت پر احسانِ عظیم ہے۔ ساری دنیا کے مسلمان تمام عمر بھی آپ کے احسانات کا بدلہ نہیں چکا سکتے اور آپ کو امت سے اس قدر پیار ہے کہ والدین کو بھی بچے کے ساتھ اتنی محبت نہیں ہوتی۔ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ آپ کی شان ہے۔ قیامت کے روز جب تمام انبیاء۔ مرسلین علیہم السلام نفسی نفسی پکاریں گے،

www.katibewahi.com

WWW.KATIBEWAHI.TK

آپ اُمتی اُمتی فرما رہیں گے۔ آپ کی پیاری اُمت کے عذاب و تکلیف کو دُور کرنے کے لئے اس قسم کے کونڈے بھرنے کی تجویز نہیں کرتے، نبی نے نہیں کئے تو ولی کس طرح تجویز کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں :-

وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ (الانعام)

(ترجمہ) اگر تم کو اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف پہنچائے تو سوائے اس کے کوئی رد نہیں کر سکتا اور اگر تم کو فائدہ پہنچائے تو ہر بات پر قادر ہے۔

(۱) اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کوئی کسی کی تکلیف دور نہیں کر سکتا، حاجت روائی نہیں کر سکتا، غیر اللہ کی نذر شرک ہے۔

(۲) جس طرح اس کے کرنے والا گنہگار اور بدعتی ہے اسی طرح شرکت کرنے والا بھی بدعتی اور گنہگار ہے۔

(۳) حضرت سیدالسادات جعفر صادقؒ تو بڑے درجے کے بزرگ ہیں کوئی ادنیٰ ترین مسلمان بھی اس قسم کی لاف و گزاف نہیں کر سکتا۔

(۴) ہر مسلمان پانچ وقت نمازوں میں کئی کئی بار إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ پڑھتا ہے جس کا مطلب واضح یہ ہے کہ ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ کونڈوں کے عمل سے نماز کی روح باطل ہو گئی اور اللہ تعالیٰ کے سامنے جو اقرار بار بار کرتے رہے اس میں جھوٹے ہو گئے۔

○○○

www.katibewahi.com

WWW.KATIBEWAHI.TK

کسی نے ایک جھوٹا افسانہ گھڑ لیا اور یہ مشہور کر دیا اور عورتوں کو یا لکڑہاروں کی داستان پڑھ کر یا سن کر معتقد ہو جاتی ہیں۔ عام جاہل یا کم لکھی پڑھی عورتیں اس قسم کے قصے کہانیوں کو بہت جلد قبول کر لیتی ہیں اور ان کو ایمان کا جزو بنا لیتی ہیں۔

حضرت جعفر صادقؒ کے زمانہ حیات میں بنی اُمیّہ کی حکومت تھی، اس کے بعد عباسی حکومت قائم ہوئی۔ بنی اُمیّہ کا دارالخلافہ دمشق تھا اور عباسی حکومت کا دارالخلافہ بغداد تھا۔ اس زمانہ میں کوئی بادشاہ نہیں تھا۔ بادشاہت اور وزارت کا وجود مدینہ منورہ یا پوری عرب دنیا میں نہ تھا۔ من گھڑت قصہ میں نہ بادشاہ کا نام ہے نہ وزیر کی صراحت۔ مخالفوں نے دراصل حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات ۲۲ رجب کو خوشی کا دن عید کے دن کی طرح منانے کے لئے اس رسم کا سہارا لیا۔ حضرت امیر معاویہؓ کاتب وحی، ہادی و مہدی اور رشتے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چند پشتوں کے بعد ایک ہی اولاد عم زاد، دوسرے رشتے سے برادر نسبتی تھے۔ منافقوں کو ہمیشہ سے ان کے ساتھ بغض و عداوت رہی ہے۔

www.katibewahi.com

ان ہی کی وفات کی خوشی میں خستہ پوریاں جو ہندوانہ رسوم کے مطابق پکائی جاتی ہیں تقیہ (جھوٹ) کے ذریعہ یہ رسم اہل سنت والجماعت میں پھیلا دی ہے۔ داستان عجیب یا نیاز نامہ حضرت جعفر صادق چھپوا کر اس کی خوب تشہیر کی ہے۔ بعض یادداشتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ کونڈے بھرنے کی ابتدا سنہ ۱۹۰۶ء میں ریاست رامپور (یوپی) سے ہوئی (جواہر المناقب) اس رسم کا کرنا بدعت ہے گمراہی ہے۔

كُلُّ مُحْدَثٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ (حدیث)

ترجمہ: جو دین میں نئی بات پیدا کرے وہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگ میں ہے

WWW.KATIBEWAHI.TK

دیوبند و بریلی کے مکتب سے تعلق رکھنے والے علماء بلکہ تمام مکاتب فکر کے علماء اس پر متفق ہیں کہ حضرت جعفر صادق کے کونڈے جس طرح سے برِ کوچک پاک و ہند میں رواج دیئے گئے ہیں ان کا شریعتِ مصطفوی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ یہ رسم سراسر بدعت اور گمراہی ہے۔

میں اعلان کرتا ہوں کہ اگر کوئی صاحب کونڈوں کے متعلق یہ ثابت کر دیں کہ زمانۂ سلف صالحین، تابعین، تبع تابعین میں اس رسم کا کوئی وجود تھا اور شریعتِ مطہرہ کی رو سے یہ عمل درست ہے اس کو مبلغ ایک ہزار روپیہ بطور انعام پیش کیا جائے گا۔ جو حضرات کونڈوں کو مسنون اور مندوب سمجھتے ہیں ان کے لئے بہترین موقع ہے احقاقِ حق بھی ہوگا اور رقم بھی حاصل ہوگی۔ اگر ہم یہ رقم ادا نہ کریں تو عدالت کے ذریعہ رقم حاصل کر سکتے ہیں۔

حسبِ ذیل بزرگانِ دین نے کونڈوں کے بھرنے کی رسم کو بدعت و گمراہی قرار دیا ہے:۔

(١) حضرت حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانوی ١٣٤٦ھ
(٢) حضرت مولانا مفتی محمد شفیع بانی دار العلوم کراچی سنہ [illegible]
(٣) مولانا سید محمد مبارک مدرس مصباح العلوم بریلی سنہ ١٣٤٩ھ
(٤) مولانا محمد یٰسین دار العلوم سرائے خام بریلی سنہ ١٣٤٩ھ
(٥) مولانا محمد ایوب فرنگی محلی لکھنؤ سنہ ١٣٤٦ھ
(٦) مولانا ابو القاسم محمد عتیق فرنگی محلی لکھنؤ سنہ ١٣٤٦ھ
(٧) مولانا محمود الحسن بدایونی سنہ ١٣٩٠ھ

www.katibewahi.com

WWW.KATIBEWAHI.TK

ان کے علاوہ بے شمار علماء و فضلاء و مشائخِ اہل سنت والجماعت نے متفقہ طور پر ان کونڈوں کی رسم کو بدعت اور ضلالت قرار دیا ہے۔

خاکپائے علماء مشائخ

پیرزادہ ابرار محمد خطیب جامع دار الحق صدر تنظیم الائمہ لاہور

خادم خانقاہ عالیہ صابریہ وچشتیہ۔ دار الحق ٹاؤن شپ لاہور

خاکپائے علماء مشائخ

ناچیز انیس احمد صدیقی حنفی مجددی ولی اللہی

خادم درگاہ حضرت مولانا شاہ محمد عاشق پھلتی و شاہ اہل اللہ پھلتی نزل صدیقی نگر کوٹ لکھپت لاہور

www.katibewahi.com

WWW.KATIBEWAHI.TK

رجب کے کونڈے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللّٰهُ (۴۲:۲۱)

(ترجمہ) کیا انہوں نے اللہ کا شریک بن کر دین کی نئی راہ ڈالی ہے جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا۔

ہمارے بعض شہروں اور قصبوں میں ہر سال ۲۲ رجب کو خفیہ کونڈے کھلانے کی رسم جاری ہے، جس کی دینی حیثیت کچھ نہیں کیونکہ :-

(ا) نہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔

(ب) نہ یہ صحابہ کرامؓ اور ائمہ اسلام سے منقول ہے اور

(ج) نہ ہی امامیہ فرقوں (کیسانی، اسماعیلی، اثنا عشری اور علوی کے بزرگوں کا تعامل یہ کچھ ظاہر تا ہے۔

لہٰذا یہ خلافِ شرع اور بے اصل بدعت در اصل مخالفینِ اسلام اور معاندینِ صحابۂ کرامؓ کی ایجاد ہے جو شمالی ہند کے علاقہ اودھ سے شروع ہوئی اور لکھنؤ اور رامپور کے نوابوں نے رفض کو پروان چڑھانے کے لئے اس قسم کی بدعات کو عام کرنے میں حصہ لیا۔ اس امر کی شہادت مندرجہ ذیل بیانات سے ظاہر ہے :-

www.katibewahi.com

WWW.KATIBEWAHI.TK

(۱) حکیم عبدالغفور صاحب آنولوی ثم بریلوی نے اپنے مضمون (رجب کے کونڈے) مندرجہ رسالہ "صحیفہ اہل حدیث" کراچی، اشاعت ۱۴ اگست ۱۹۶۲ء میں بیان کیا ہے:

کونڈوں کی رسم بالکل جدید ہے۔ اور اس کی شانِ نزول یہ ہے کہ :۔

"نواب حامد علی خاں والئے رامپور اپنی کسی "منظورِ نظر رنڈی" سے ناراض ہوئے اور عتابِ شاہی صدور ہوا، اس چالاک کسبی نے نواب صاحب کے مذہبی عقائد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے امام جعفر صادق کے نام سے ایک تراشیدہ افسانہ کے مطابق نواب صاحب کی رضا حاصل کرنے کے لئے ۲۲ رجب کو کونڈے کئے۔

یہ افسانہ اس داشتۂ نواب کا اپنا تراشا ہوا نہیں۔ اس نے تو لکڑہارے کی اس داستان عجیب کے اتباع میں کونڈے کئے تھے۔ درحقیقت یہ داستان امیر مینائی مرحوم لکھنوی شاعر کے فرزند خورشید مینائی نے اس زمانے میں طبع کرا کے اہل رامپور میں تقسیم کرادی تھی۔

www.katibewahi.com

(۲) پیر جماعت علی شاہ محدثؒ کے ایک مرید مصطفیٰ علی خاں نے اپنے کتابچہ "جواہر المناقب" کے حاشیے پر حامد حسن قادری مرحوم کا یہ بیان درج کیا ہے کہ :۔

"احقر حامد حسن قادری کو اس داستانِ عجیب (یا لکڑہارے کی کہانی) کی اشاعت اور ۲۲ رجب والی پوریوں کی نیاز کے متعلق یہ علم ہے کہ یہ کہانی اور نیاز سب سے پہلے ۱۹۰۶ء میں ریاستِ رامپور (یوپی) میں حضرت امیر مینائی لکھنوی کے خاندان سے نکلی ہے۔ میں اس زمانے میں امیر مینائی صاحب کے مکان کے متصل رہتا تھا اور ان کے خاندان اور ہمارے خاندان میں تعلقات تھے .... الخ گویا رامپور روہیل کھنڈ میں اس رسم کا آغاز لکھنوی

WWW.KATIBEWAHI.TK

خاندان ہی کی بدولت ہوا۔

(۳) مولوی مظفر علی سندیلوی اپنے روزنامچہ میں جو سنہ ۱۹۱۱ء کی ایک نادر یادداشت ہے لکھتے ہیں کہ :-

۱۹۱۱ء۔ آج مجھے ایک نئی رسم دریافت ہوئی جو میرے اور میرے گھروالوں میں رائج ہوئی جو اس سے پہلے میری جماعت میں نہیں آئی تھی، وہ یہ ہے کہ :-

"۲۱ رجب کو بوقت شام میدہ، شکر اور گھی دودھ ملاکر ٹکیاں پکائی جاتی ہیں اور اس پر امام جعفر صادق کا فاتحہ ہوتا ہے اور ۲۲ رجب کی صبح کو عزیز و اقارب کو بلاکر کھلائی جاتی ہیں۔ یہ ٹکیاں باہر نکلنے نہیں پاتیں۔ جہاں تک مجھے علم ہوا ہے اس کا رواج ہر مقام پر ہوتا ہے میری یاد میں کبھی اس کا تذکرہ بھی سماعت میں نہیں آیا۔ یہ فاتحہ اب ہر ایک گھر میں نہایت عقیدت مندی کے ساتھ ہوا کرتا ہے اور یہ رسم بڑھتی جا رہی ہے۔

(۴) عظیم مناظر اسلام مولانا عبدالشکور مرحوم نے اپنے رسالہ "النجم" لکھنؤ کی اشاعت جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۴۴ھ میں لکھا تھا کہ :-

"ایک بدعت ابھی تھوڑے دنوں سے ہمارے اطراف میں شروع ہوئی ہے اور تین چار سال سے اس کا رواج یوماً فیوماً بڑھتا جا رہا ہے۔ یہ بدعت کونڈوں کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے متعلق ایک فضول بصورت اشتہار تین سال سے لکھنؤ میں شائع کیا جا رہا ہے۔" (یہاں اشتہار کی گنجائش نہیں)

(۵) اسی دور کے ایک شیعہ عالم محمد باقر شمسی کا قول ہے کہ :-

لکھنؤ کے شیعوں میں ۲۲ رجب کے کونڈوں کا رواج بیس پچیس سال پہلے شروع ہوا تھا (رسالہ النجم لکھنؤ)

www.katibewahi.com

WWW.KATIBEWAHI.TK

مندرجہ بالا بیانات سے ظاہر ہے کہ رجب کے کونڈوں کی رسم لکھنو اور اس کے گرد و نواح میں قریباً نصف صدی بیشتر شروع ہو کر صوبہ جات متحدہ آگرہ و اودھ کے توہم پرست اور ضعیف الاعتقاد جاہل طبقوں میں پھیلتی گئی اور وہیں سے کھٹملوں کی طرح دیگر مقامات میں مروّج ہوئی۔

داستانِ عجیب کیا ہے؟

یہ ایک لکڑہارے کی منظوم کہانی ہے جو آج سے ۳۵ سال پیشتر سلطان حسین تاجر کتب بھنڈی بازار بمبئی نے "نیا زنامہ امام جعفر صادق" کے عنوان سے طبع کرائی تھی۔ اس کہانی کا خلاصہ یہ ہے کہ:۔

www.katibewahi.com

مدینہ منورہ کا ایک لکڑہارا قسمت کا مارا روزی کمانے کسی دوسرے ملک کو چلا گیا۔ اس کی بیوی نے مدینہ کے وزیر اعظم کے یہاں جھاڑو دینے کی نوکری کر لی۔ ایک دن جب وہ صحنِ خانہ میں جھاڑو دے رہی تھی تو امام جعفر صادق اس راہ سے یہ فرماتے ہوئے گذرے کہ:۔

"کوئی شخص کیسی ہی مشکل اور حاجت رکھتا ہو، آج ۲۲ر رجب کو پوریاں پکا کر دو کونڈوں کو بھر کر ہمارے نام سے فاتحہ دلا دے تو مراد اس کی پوری ہو۔ اگر نہ ہو تو حشر کے روز اس کا ہاتھ ہو گا اور ہمارا دامن"۔

یہ سنتے ہی لکڑہارن نے اپنے دل میں منت مانی کہ میرا شوہر جسے گئے ہوئے ۱۲ سال گذر گئے تھے جیتا جاگتا کچھ کمائی کے ساتھ واپس آجائے تو میں امام کے نام کے کونڈے

WWW.KATIBEWAHI.TK

کروں گی۔ جس وقت وہ منت کی نیت کر رہی تھی، عین اسی وقت اس کے خاوند نے دوسرے ملک کے جنگل میں جب سوکھی جھاڑی پر کلہاڑی چلائی تو کسی سخت چیز پر لگ کر گری اس نے وہاں کی زمین کھودی تو اسے ایک دفینہ ملا۔ وہ یہ خزانہ لے کر مدینہ آیا۔ اس نے ایک عالی شان حویلی بنوائی اور ٹھاٹھ سے رہنے لگا۔ جب لکڑہارن نے اپنی مالکہ وزیر اعظم کی بیوی سے یہ حال بیان کیا تو اس نے کونڈوں کے اثر سے خزانہ ملنے کو جھوٹ سمجھا۔ چنانچہ اس بد عقیدگی کی پاداش میں اسی دن وزیر اعظم پر عتاب شاہی نازل ہوا اور مال و دولت ضبط کرکے شہر بدر کر دیا گیا۔

جنگل کو جاتے ہوئے وزیر نے بیوی سے پیسے لے کر خربوزہ خریدا۔ اور رومال میں باندھ کر ساتھ لے چلے۔ راستے میں شاہی پولیس نے انہیں شہزادے کے قتل کے شبہ میں گرفتار کر لیا۔ جب بادشاہ کے سامنے رومال کھولا گیا تو خربوزے کی جگہ شہزادے کے خون سے لتھڑا ہوا سر نکلا۔ بادشاہ نے غضبناک ہو کر حکم دیا کہ کل صبح سویرے اس کو پھانسی دی جائے۔ رات کو قید خانہ میں یہ دونوں میاں بیوی دل میں سوچ رہے تھے کہ ہم سے ایسی کیا خطا ہو گئی جس کی وجہ سے اس حال کو پہنچے۔ یکایک وزیر کی بیوی کو خیال آیا کہ میں امام کے کونڈے کرنے سے انکار کر بیٹھی تھی۔ اس نے اسی وقت توبہ کی اور مصیبت سے نجات ملنے پر کونڈے بھرنے کی منت مانی۔

اس کا منت ماننا تھا کہ حالات کا رنگ پلٹا، گم شدہ شہزادہ صبح کو صحیح سلامت واپس آ گیا۔ ان دونوں کو قید سے رہائی ملی۔ وہ واپس مدینہ آئے۔ بادشاہ نے وزیر کو دوبارہ وزارتِ عظمیٰ پر بحال کیا اور اس کی بیوی نے دھوم دھام سے امام کے کونڈے بھرے

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم

www.katibewahi.com

WWW.KATIBEWAHI.TK

یہ تو کہانی خود ظاہر کرتی ہے

کہ اس کا گھڑنے والا لکھنؤ کا کوئی جاہل داستان گو تھا، جس کو اتنا بھی علم نہ تھا کہ :-

(۱) مدینہ منورہ میں نہ کبھی کوئی بادشاہ ہوا ہے اور نہ وزیر اعظم۔

(۲) عربوں میں میدے کی پوریاں گھی میں پکا کر کونڈوں میں بھرنے اور فاتحہ دلانے کا رواج آج تک نہیں ہوا۔ نہ کونڈے کا برتن وہاں استعمال ہوتا ہے۔

(۳) حضرت جعفر بن محمدؒ کی عمر کے ۲۵ سال تک بنو امیہ کی خلافت رہی جس کا صدر مقام دمشق (ملک شام) تھا۔ مگر ان کی خلافت میں بھی وزیر اعظم کا کوئی عہدہ نہ تھا

(۴) اس کے بعد وفات تک آپ عباسی خلافت میں رہے جس کا صدر مقام بغداد (عراق) تھا۔ ان کے ہاں بھی آپ کی موجودگی میں وزارت کا عہدہ قائم نہ ہوا تھا۔

(۵) یہ بے پر کی کہانی سراسر گپ ہے اور حضرت جعفر بن محمدؒ پر سخت تہمت ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی ہی میں اپنی فاتحہ دلا کر منت پوری کرنے کی یوں ذمہ داری لی ہو جو کھلا ہوا شرک ہے۔ آپ کا دامن ایسی لغو باتوں سے پاک ہے اور دینی علوم کی بصیرت میں ان کا بلند مقام ہے

(۶) اس لکڑہارے کا قصہ نہ کبھی مدینہ کی گلیوں میں گونجا، نہ عرب ممالک میں کہیں سنائی دیا اور نہ مشرق و مغرب کے کسی اسلامی ملک میں کہیں پہنچا۔

(۷) اس قصے میں جو منظر کشی کی گئی ہے وہ ہندوستان کی کسی راجدھانی اور راجہ کی تو ہو سکتی ہے، عرب کے قبیلے، فرد یا قوم کی ہرگز نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ عرب قوم بارہ سال تک اکیلی بیوی کو چھوڑ کر کہیں چلے جانے کے قائل نہیں اور نہ ہی

www.katibewahi.com

WWW.KATIBEWAHI.TK

وہ گرم مزاجی کی وجہ سے جدا رہ سکتے تھے۔

(۸) حضرت جعفر بن محمد علیہ الرحمۃ ۸ رمضان سنہ ۸۰ھ اور بروایت دیگر ۱۷ ربیع الاول سنہ ۸۳ھ کو مدینہ میں پیدا ہوئے اور ۱۵ شوال سنہ ۱۴۸ھ کو ۶۵ سال کی عمر میں فوت ہوئے ان کی زندگی کے حالات مشہور و معروف ہیں۔ لہٰذا ۲۲ رجب کی تاریخ کی کوئی تخصیص آپ کی تاریخ ولادت سے ہے اور نہ تاریخ وفات سے۔

(۹) جس طرح اسرائیلی قوم عجائب پرست تھی اور ہر نبی کی نبوت سے معجزات و کرامات کے ظہور کی آرزومند رہتی تھی۔ اسی طرح اودھ کی شیعہ ریاست کے ماتحت رام اور لچھمن کے دیس کے خالص ہندو معاشرے میں رہنے والے عوام کالانعام بھی ہندو دیومالاؤں اور رامائن کے من گھڑت قصے سن سن کر عجائب پرست بن گئے تھے اور لکھنؤ کے داستان گویوں کو تو یہ فخر حاصل ہے کہ انہوں نے نوابوں کی سرپرستی میں طلسم ہوشربا اور فسانہ عجائب جیسی طویل داستانیں گھڑ کر ہندو دیومالاؤں کو بھی مات کر دیا تھا۔ لہٰذا لکھنوی معاشرے میں بزرگان سلف کی طرف منسوب اور افتراء کردہ حکایات کا قبول عام حاصل کرنا کوئی مشکل بات نہ تھی۔ کیونکہ اس کے لئے نہ کسی سند کی ضرورت تھی نہ کسی ضابطے کی۔

www.katibewahi.com

(۱۰) جس چیز کو دینی طور پر پیش کیا جائے اس کے جواز کی سند تو ضابطہ دین سے ہی پیش کی جانی چاہئے۔ سورۃ انعام ۶: آیت ۱۷ میں ارشاد باری ہے کہ:-

(ترجمہ) "اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو اللہ تعالٰے کے سوا اسے کوئی رد نہیں کر سکتا اور اگر وہ تم کو کوئی فائدہ پہنچانے تو بھی اسے قدرت کاملہ ہے۔ لہٰذا غیر اللہ سے کوئی مراد مانگنا شرک ہے جو ناقابل معافی گناہ ہے۔ (آل عمران ۳: ۱۰۳)

WWW.KATIBEWAHI.TK

۲۲ رجب سنہ ۶۰ھ کو

امیر المومنین، امام المتقین، خال المسلمین، مکرم کاتب وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص معتمد اور محسن اسلام حضرت معاویہ بن ابو سفیانؓ نے اسلام اور مسلمانوں کی پچاس سال تک خدمت کرنے کے بعد وفات پائی تھی۔ روافض جس طرح امیر المومنین حضرت فاروق اعظمؓ کی شہادت کی خوشی میں ان کے مجوسی قاتل ابو لؤلؤ فیروز کو بابا شجاع کہہ کر عید مناتے ہیں اسی طرح وہ حضرت امیر معاویہؓ کی رحلت کی خوشی میں ۲۲ رجب کو یہ تقریب مناتے ہیں لیکن پردہ پوشی کے لئے ایک روایت گھڑ کر حضرت جعفر بن محمد کی طرف منسوب کر دی ہے تاکہ راز فاش ہونے سے رہ جائے اور دشمنان معاویہؓ چپکے سے ایک دوسرے کے یہاں بیٹھ کر یہ شیرینی کھالیں اور اپنی خوشی ایک دوسرے پر ظاہر کریں۔

ان کی تقیہ بازی اور اس پُر فریب طریقہ کار سے حضرت جعفرؒ کی نیاز کی دعوت میں کئی سادہ لوح توہم پرست اور ضعیف الاعتقاد مسلمان لاعلمی کی وجہ سے شریک ہو جاتے ہیں۔

www.katibewahi.com

خبردار

کونڈے بھرنا زمانہ حال ہی کی ہندوستانی ایجاد ہے۔ لہٰذا اس گمراہی سے بچنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ کیونکہ یہ ایک صحابی رسولؐ اور کاتب وحی کے دشمنوں کی تقریب ہے

(ایم جے آغا خان ایم اے)

بشکریہ تبلیغی مرکز ریلوے روڈ لاہور

اشاعت سوم فروری ۱۹۸۴ء